الجواب حامداو مصلیاو مسلما

بتائی گئی تفصیل کے مطابق ہاؤسنگ سکیم کے اس بزنس میں زمین کی خرید و فروخت وغیرہ کاروباری امور سر انجام دینے والے احباب کا اپنا سرمایہ کاروبار میں شامل نہیں ہو گا۔ وہ صرف کام کریں گے۔ سرمایہ دوسرے لوگوں کا ہو گا۔ اور نفع میں دونوں فریق شریک ہوں گے۔ یہ عقد مضاربت بنتا ہے۔ اس میں کام کرنے والا مضارب، سرمایہ دینے والا رب المال اور سرمایہ راس المال کہلاتا ہے۔

معاہدے میں لکھی ہوئی شقوں کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ دیے گئے جدول میں ملاحظہ ہو:

نمبر	شق	حکم/متبادل
۱	کاروبار اخلاص وامانت و دیانت واعتماد کی بنیاد پر ہو گا ان شاءاللہ (تاکہ حفاظت وبرکت رہے)	صحیح ہے۔
۲	کاروبار ففٹی ففٹی نفع ونقصان کی بنیاد پر ہو گا (شریعت کے اصولوں کے مطابق)	عقد مضاربت میں مضارب نقصان میں شریک نہیں ہوتا۔ نقصان کی صورت میں مضارب کو کچھ نہیں ملتا اور خسارہ رب المال پر پڑتا ہے۔ نقصان میں مضارب کی شرکت کی شرط باطل اور غیر معتبر ہے، البتہ عقد مضاربت اس شرط کی وجہ سے متاثر نہیں ہوتا، بلکہ صحیح رہتا ہے۔

في بدائع الصنائع : ٨٦/٦ ، كتاب المضاربة

ولو شرطا في العقد أن تكون الوضيعة عليهما بطل الشرط، والمضاربة صحيحة والأصل في الشرط الفاسد إذا دخل في هذا العقد أنه ينظر إن كان يؤدي إلى جهالة الربح يوجب فساد العقد؛ لأن الربح هو المعقود عليه، وجهالة المعقود عليه توجب فساد العقد، وإن كان لا يؤدي إلى جهالة الربح يبطل الشرط وتصح المضاربة وشرط الوضيعة عليهما شرط فاسد؛ لأن الوضيعة جزء هالك من المال، فلا يكون إلا على رب المال، لا أنه يؤدي إلى جهالة الربح، فلا يؤثر في العقد فلا يفسد به العقد .

في الدر مع الرد : ٦٥٦/٥ ، كتاب المضاربة

(وما هلك من مال المضاربة يصرف إلى الربح) ؛ لأنه تبع (فإن زاد الهالك على الربح لم يضمن) ولو فاسدة من عمله؛ لأنه أمين .

(قوله ولو فاسدة) أي سواء كانت المضاربة صحيحة أو فاسدة، وسواء كان الهلاك من عمله أو لا ح (قوله: من عمله) يعني المسلط عليه عند التجار، وأما التعدي فيظهر أنه يضمن سائحاني.

في المجلة : المادة : ١٤٢٨

يعود الضرر والخسار في كل حال على رب المال وإذا شرط أن يكون مشتركا بينهما فلا يعتبر ذلك الشرط.

في ملتقى الأبحر : ص ٤٤٦ ، ٤٤٧ ، كتاب المضاربة

وكل شرط يوجب جهالة الربح يفسدها وما لا فلا، ويبطل الشرط .

المضاربة بالفلوس : انظر الفتاوى الهندية : ٢٨٤/٤

٣	جس ساتھی سے جو معاملات طے ہو جائیں اس پر دوسرے ساتھی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔	"جو معاملات" یہ لفظ مبہم ہے۔اس کی مراد واضح ہونی چاہیے۔
۴	بندہ نے کمپنی سے جو شئیر لیے ہیں۔۔۔ان شئیر کے اندر یہ رقم چاہیے جو کہ۔۔۔سے۔۔۔لاکھ روپے تک ہو گی۔اس پر جو نفع ہو گا وہ اس رقم پر تقسیم ہو گا۔	اس شق کا مطلب اور مقصد واضح نہیں ہوا۔

في الفتاوى الهندية : ٢٨٦/٤

ومنها أن يكون رأس المال معلوما عند العقد حتى لا يقعان في المنازعة في الثاني والعلم به إما بالتسمية أو بالإشارة

۵	متوقع نفع فی لاکھ ان شاء اللہ اڑھائی لاکھ سے تین لاکھ تک ہو سکتا ہے۔(کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے)	اسے شرط کے طور پر ذکر کرنا درست نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ نفع نہ ہو۔البتہ ترغیب کے لیے سابقہ تجربے وغیرہ کی بنیاد پر تخمینہ بتایا جا سکتا ہے بطور مشورہ۔
۶	اس پروجیکٹ کا ٹائم تقریباً ۴۲ ماہ ہو گا۔(جس میں کمی زیادتی بھی ہو سکتی ہے)	۱: اگر عقد کو مخصوص وقت ساتھ مقید کرنا ہے تو معینہ مدت ذکر کریں جیسے تین سال، چار سال فلاں سے فلاں تاریخ تک۔

<table>
<tr><td></td><td></td><td>۲: اس شق میں وقت غیر معین سے عقد کو مقید کیا گیا ہے۔لہٰذا یہ تعیین لغو ہے۔اور عقد مطلق عن الوقت ہی رہا، البتہ معین وقت سے ساتھ مقید کرنا درست ہے۔اور وہ وقت پورا ہو جانے پر عقد باطل ہو جائے گا۔</td></tr>
<tr><td colspan="3">في المجلة : المادة : ١٤٢٣
إذا وقت رب المال المضاربة بوقت معين فبمضي ذلك الوقت تنفسخ المضاربة .
وفي شرحه للأتاسي : ٣٢٦/٤ : بأن دفع له المال إلى سنة فمضت . وعبارة الهندية عن الكافي من الباب السادس من المضاربة : وإن وقت للمضاربة وقتا بعينه تتقيد به حتى يبطل العقد بمضيه .</td></tr>
<tr><td>۷</td><td>کوئی دوست اس مقررہ ٹائم کے اندر اصل رقم و نفع کا کوئی مطالبہ نہیں کرے گا۔ہاں بامر مجبوری ہو تو باہمی مشاورت سے اخلاقی طور پر حل دیکھیں گے۔(پابندی اس پر بالکل نہیں ہوگی)</td><td>اوپر شق ۶ میں تفصیل ذکر کر دی گئی ہے۔</td></tr>
<tr><td>۸</td><td>صاحب رقم اگر کسی رقم کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا ساتھی شامل کریں گے لیکن اول کو کوئی نفع نہ ملے گا۔(ہاں بوجہ مروت آخر میں کچھ ہو سکتا ہے حساب کے بعد)</td><td>۱: عقد مضاربت میں رب المال اگر مضارب کو معزول کر کے عقد سے الگ ہوتا ہے تو اس صورت میں طے شدہ شرح کے مطابق اسے نفع ملتا ہے۔نفع نہ ملنے کی شرط عائد کرنا درست نہیں۔جو راس المال نقد رقم کی صورت میں ہے وہ حصوں کے مطابق تقسیم ہو جائے گا اور سامان بیچ کر رقم حاصل کر کے تقسیم ہو گی۔
۲: یہ ہو سکتا ہے کہ عقد کو معین مدت کے ساتھ مقید کر دیا جائے۔اس صورت میں اس مدت کی پابندی دونوں فریقوں پر لازم ہو گی۔</td></tr>
<tr><td colspan="3">في المجلة : المادة : ١٤٢٤
إذا عزل رب المال المضارب فيلزم إعلامه بعزله وتكون تصرفات المضارب الواقعة معتبرة حتى يقف على العزل ولا يجوز له بعد وقوفه على العزل التصرف بالنقود التي في يده لكن إذا كان في يده أموال غير النقود فله أن يحولها إلى النقد</td></tr>
</table>

ببيعها.

وفيه : المادة : ١٤٠٧
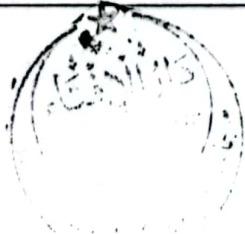
المضاربة المطلقة هي التي لم تتقيد بزمان أو مكان أو بنوع تجارة أو بتعيين بائع أو مشتر , وإذا تقيدت بأحد هذه فتكون مضاربة مقيدة. مثلا إذا قال: اعمل في الوقت الفلاني أو المكان الفلاني أو بع واشتر مالا من الجنس الفلاني أو عامل فلانا وفلانا أو أهالي البلدة الفلانية تكون المضاربة مقيدة.

وفي الدر مع الرد : ٦٤٨/٥ ، كتاب المضاربة

وفي الجلالية كل شرط يوجب جهالة في الربح أو يقطع الشركة فيه يفسدها، وإلا بطل الشرط وصح العقد اعتبارا بالوكالة .

٩	اگر کوئی دوست اپنی رقم کے علاوہ کسی اور فریق کی رقم لگاتا ہے تو اس سے اپنے معاملات طے کرے اور اس کا ذمہ دار خود ہوگا۔(ہاں اگر مناسب ہو تو کمپنی کو بتلادیا جائے کہ کس کی رقم ہے تاکہ معاملات میں آسانی ہو)	کسی دوسرے کی رقم لگانے کی صورت میں مالک اور رقم لگوانے والے کے درمیان جو معاہدہ ہو اس کی تفصیل معلوم ہونے پر اس کا حکم بتایا جاسکتا ہے، البتہ کمپنی کے لیے اپنے معاہدے کو رقم لگوانے والے تک محدود رکھنا درست ہے۔
١٠	تمام ان اصول وضوابط ومعاہدہ کے فریقین خود بھی اور تمام وارثان وجانبین من وعن اس کے پابند ہوں گے	مضارب یا رب المال کی موت سے عقد مضاربت باطل ہو جاتا ہے، لہذا ان کے وارثوں پر عقد کی پابندی کی شرط لگانا درست نہیں۔

في بدائع الصنائع : ١١٢/٦ ، فصل في بيان ما يبطل به عقد المضاربة

وتبطل بموت أحدهما؛ لأن المضاربة تشتمل على الوكالة، والوكالة تبطل بموت الموكل والوكيل . وسواء علم المضارب بموت رب المال أو لم يعلم لأنه عزل حكمي فلا يقف على العلم كما في الوكالة، إلا أن رأس المال إذا صار متاعا، فللوكيل أن يبيع حتى يصير ناضا لما بينا، وتبطل بجنون أحدهما إذا كان مطبقا؛ لأنه يبطل أهلية الأمر للآمر، وأهلية التصرف للمأمور، وكل ما تبطل به الوكالة تبطل به المضاربة .

١١	یہ تمام معاملات صاحب ذمہ دار وصاحب رقم سے تحریری طور پر طے ہوں گے اور ان کا علم کمپنی کے ذمہ	صحیح، نیز دیکھیے شق ۹ کا جائزہ

نمبر	شق	جواب
	دار افراد کو بھی ہو گا، لیکن اپنے تمام احباب کا ذمہ دار صاحب معاہدہ خود ہو گا۔	
۱۲	فریقین میں سے اگر کوئی مسئلہ بنتا ہے تو اس کو خود حل کریں گے یا باہمی مشاورت سے کسی کو ثالث مقرر کرلیں گے۔(شکریہ)	اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ کسی مستند دار الافتاء سے، جس پر فریقین کو اعتماد ہو فتوی حاصل کیا جائے اور اس کے مطابق نزاع دور کی جائے۔
۱۳	کسی حادثاتی صورت میں کمپنی اس معاہدے کے مطابق صاحب معاہدہ کے حصہ میں سے جو کہ ---طے شدہ ہے تمام احباب کو ادائیگی کی پابند ہو گی۔	۱: حادثاتی صورت کی مراد واضح نہیں۔ ۲: ایک شریک کے راس المال میں سے دوسروں کو ادائیگی کی شرط عائد کرنا درست نہیں۔ مضاربت میں نقصان کی صورت میں حکم، شق ۲ کے جائزے میں ذکر کردیا گیا ہے۔
۱۴	اور یہ مکمل کاروبار شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو گا۔ اگر آپ کو ذرا شبہ یا دل میں کھٹکا ہو تو ہرگز بالکل نہ کریں۔(جزاک اللہ)	صحیح ہے، لیکن کاروبار کو عملی طور پر شریعہ کمپلائنس کیا بھی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
بندہ محمد نوید خان عفی عنہ

محمد نوید خان

دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

دار الافتاء

محمد طارق محمود عفی عنہ

محمد طارق محمود

دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

۱۳ ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ / ۳ جون ۲۰۲۳ء